تاثرات

مجلس ترقی ادب لاہور کے ڈائرکٹر اور پنجاب یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر پروفیسر حمید احمد خاں کی وفات ایک ناقابلِ تلافی قومی نقصان ہے جس نے ہماری علمی اور ثقافتی زندگی میں زبردست خلا پیدا کر دیا ہے۔ پروفیسر حمید احمد خاں ایک سچے مسلمان، عظیم محب وطن پاکستانی، ممتاز ماہرِ تعلیم اور بلند پایہ محقق تھے۔ وہ ان اعلیٰ اسلامی قدروں کے حامل تھے جو اس برعظیم کے مسلم معاشرہ کی امتیازی خصوصیت رہی ہیں۔ حمید احمد خاں اپنے اوصافِ حمیدہ کے باعث عزت و محبت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ ان کی علمی قابلیت، بے داغ کردار، اصول پسندی، خودداری، حق گوئی اور شرافت و دیانت کی وجہ سے ان کا بہت احترام کیا جاتا تھا اور ان کے خلوص و محبت، شفقت و ہمدردی، وضعداری اور کریم النفسی نے لوگوں کو ان کا گرویدہ بنا دیا تھا۔ انھوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ درس و تدریس میں صرف کیا۔ جس درس گاہ سے بھی ان کا تعلق رہا اس کے علمی وقار میں اضافہ کر دیا۔ اساتذہ کے لیے قابلِ تقلید مثال اور طلبا کے لیے مشعلِ ہدایت بنے رہے اور تعلیم و تحقیق کے شعبوں میں بھی بڑا نام پیدا کیا۔ چنانچہ ان کی علمی خدمات کے اعتراف میں انھیں ۱۹۶۲ء میں ستارۂ امتیاز اور ۱۹۶۸ء میں ستارۂ پاکستان دیا گیا۔——— حمید احمد خاں کا تعلق پنجاب کے ایک مشہور علمی گھرانے سے تھا وہ مولانا ظفر علی خاں اور مولانا حامد علی خاں کے سب سے چھوٹے بھائی تھے۔ نومبر ۱۹۰۳ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۶ء میں جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن سے بی۔ اے کیا۔ اور درجہ اول میں کامیاب ہونے والوں میں بھی اول رہے۔ بی۔ اے میں ان کا مضمون فلسفہ تھا اور وہ خلیفہ عبدالحکیم مرحوم جیسے نامور استاد کے شاگردِ رشید تھے۔ ۱۹۲۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے انگریزی میں ایم۔ اے کیا اور پھر ۱۹۵۴ء میں کیمبرج یونیورسٹی سے ایم لٹ کی سند حاصل کی جس کے لیے انھوں نے ورڈز ورتھ پر تحقیقی مقالہ لکھا تھا۔

۱۹۳۴ء میں اسلامیہ کالج لاہور میں انگریزی کے لیکچرار مقرر ہوئے۔ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۸ء تک اسی کالج میں انگریزی کے پروفیسر اور صدر شعبہ اور ۱۹۵۸ء سے ۱۹۶۳ء تک پرنسپل رہے۔ ستمبر ۱۹۶۳ء میں پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہوئے اور ۱۹۶۹ء تک اس عہدہ پر فائز رہے۔ ۱۹۶۹ء میں وہ ہمارے ادارہ ثقافت اسلامیہ کے ایڈیشنل ڈائرکٹر ہوئے۔ یہاں وہ ایک سال کے قریب رہے اور اس دوران میں ادارے کے لیے ایک کتاب "ارمغانِ حالی" لکھی جو تین سال قبل شائع ہو چکی ہے۔ ۱۹۷۰ء میں وہ مجلس ترقی ادب کے ڈائرکٹر منتخب کیے گئے اور تا وفات اپنے یہ فرائض انجام دیتے رہے۔ اس دوران میں وہ ۱۹۶۸ء سے ۱۹۷۲ء تک مرکزی ترقی اردو بورڈ کے صدر نشین بھی رہے۔ فروری ۱۹۷۱ء میں وہ ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کے بورڈ آف ڈائرکٹرز کے رکن منتخب ہوئے اور ادارے سے ان کا یہ تعلق آخر وقت تک قائم رہا۔

پروفیسر حمید احمد خاں نے ۱۹۶۰ء میں یونیسکو کی دعوت پر ترکی، یونان، برطانیہ اور امریکہ کا تعلیمی دورہ کیا تھا۔ ۱۹۶۳ء میں کوالالمپور میں ایشین، امریکن اسمبلی میں بحیثیت گروپ لیڈر شریک ہوئے تھے۔ ۱۹۶۴ء میں جکارتا میں اور ۱۹۶۵ء میں بانڈونگ میں ہونے والی ایشیائی، افریقی اسلامی کانفرنس میں پاکستانی وفد کی قیادت کی تھی اور ۱۹۶۵ء میں افرو ایشیائی اسلامی تنظیم کے نائب صدر اور یونیورسٹیوں کے سربراہوں کی بین الاقوامی تنظیم کے رکن منتخب ہوئے تھے۔

حمید احمد خاں صاحب کو اردو زبان و ادب سے والہانہ محبت تھی، اور وہ اس کی ترقی و اشاعت کے لیے ہمیشہ کوشاں رہے۔ چنانچہ ان کے زمانۂ وائس چانسلری میں اردو کو بی۔ اے اور بی۔ ایس سی میں ذریعہ تعلیم بنایا گیا اور ایم۔ اے اور ایم۔ ایس سی میں اردو میں لیکچر دینے اور امتحانی پرچوں کے جواب لکھنے کا اختیار دیا گیا۔ اقبال اور غالب ان کے محبوب شاعر تھے جن پر وہ برسوں تحقیق کرتے رہے۔ اقبال کی شخصیت اور شاعری پر ایک کتاب لکھی اور بڑے اہتمام سے ان کی پیدائش کا صد سالہ جشن منایا۔ غالب کے صد سالہ جشن کا سارا اہتمام بھی انہی نے کیا تھا اور اس موقع پر نسخۂ حمیدیہ مرتب اور شائع کر کے ایک اہم علمی خدمت انجام دی۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں وہ غالب پر اردو اور انگریزی میں دو کتابیں لکھنے میں مصروف رہے جو افسوس ہے کہ مکمل نہ ہو سکیں۔

پروفیسر حمید احمد خاں کی تصانیف میں سے اسوۂ حسنہ، دیوانِ غالب نسخۂ حمیدیہ اور ارمغانِ حالی

شائع ہو چکی ہیں۔ اقبال کی شخصیت و شاعری اور تعلیم و تہذیب زیر طبع ہیں اور ادب، ادیب اور معاشرہ، اسلام اور حریت انسانی، تنقید غالب اور قومی و ملی تقاریر و مضامین کے مجموعے طباعت کے منتظر ہیں۔ ان کی آخری تحریر آنحضرتؐ کی سیرت و تعلیمات پر ایک تقریر تھی جو انھوں نے ریڈیو پاکستان کے لیے لکھی تھی اور جو ان کی وفات کے بعد نشر کی گئی۔

پروفیسر حمید احمد خاں مرحوم کا ہمارے ادارے سے بہت قریبی تعلق رہا اور ان کی المناک وفات سے اراکینِ ادارہ بہت رنجیدہ اور ملول ہوئے۔ چنانچہ ۲۵ مارچ کو ادارے میں فاتحہ خوانی کے بعد ایک تعزیتی قرارداد منظور کی گئی جس میں مرحوم کی عظیم خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی دائمی جدائی پر اظہارِ غم کیا گیا۔ ۲۹ مارچ کو ادارے کی مجلس نظماء نے بھی ایک تعزیتی قرارداد منظور کی اور مرحوم کے پس ماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا جن کے غم میں ہم سب برابر کے شریک ہیں۔

ہم دست بہ دعا ہیں کہ حمید احمد خاں مرحوم کو اللہ تعالیٰ اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کا مرتبہ بلند فرمائے۔

(رزاقی)